عصر حاضر میں اردو نعتیہ شاعری میں پیغام سیرت کی ضرورت واہمیت

ڈاکٹر کنیز فاطمہ
آرمی پبلک اسکول اینڈ کالج سسٹم، ملیر کینٹ، کراچی
نسیم اختر ایڈووکیٹ
ہائی کورٹ آف سندھ، کراچی

Abstract:

In the Holy Quran, The Holy Prophet (PBUH) is declared as a role model for all hman beings in the world. It is the need of every era to follow this role model. Depraved humanity in this current time period needs to follow the Holy Prophet (PBUH). Although in Naat genre, it is not enough to define only the glory of Rasool Allah (SAW) but also to describe those perspectives of His everlasting message and His Seerat-e-Tayyiba through which this world can be the best model of peace and justice. In this article, those perspectives have been given light in Naat genre with reference to Holy Quran and Hadith to see this facet of Naat so that the welfare work of mankind can be done through this genre of Naat.

Keywords:

عبودیت(abudoeyt)، نظریات(Nazreyat)، عقیدت و محبت(Aqeetat o Muhabat)، اعلیٰ وارفع(Ala o Arfa)، مدوجزر اسلام(Madojazr aslam)، اوصاف وشمائل(Osaaf o Shomail)، موزونیت(Mozoneet)، ترویج(Tarweej)، روایات(Rwayaat)۔

نعت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف وثنا ہے۔نعت لکھنا عظیم ترین سعادت ہے۔نعت کا موضوع ایک مسلمان کی زندگی کا ایک بہت اہم موضوع اعلی وارفع اور وسعت کا حامل موضوع ہے۔اس کی رفعت وعظمت کی حدیں ایک طرف عبد سے دوسری طرف معبود سے منسوب ہیں۔شاعر کی ذرا سی لغزش اسے کہیں سے کہیں پہنچا

دیتی ہے اس لیے اکثر شعرا اس صنف سخن میں طبع آزمائی نہیں کر پاتے۔ یہ موضوع اتنا آسان نہیں کہ ہر کوئی اس میں قادرالکلامی کر سکے۔ نعت گوئی کا راستہ بال سے زیادہ باریک اور تلوار کی دھار سے زیادہ تیز ہے۔ چنانچہ اسی سبب کہا جاتا ہے کہ کوئی شاعر عاشق رسول ہونے کے ساتھ ساتھ توحید و رسالت اور عبودیت کے نازک مرحلوں کو مکمل طور پر اگر نہ سمجھتا ہو۔ اپنے جذبات و افکار اور عقائد و نظریات، خیالات و احساسات کے اظہار میں اگر مکمل ہم آہنگی نہ رکھ سکتا ہو تو وہ قادرالکلامی کے باوجود نعت گوئی حقیقی معنوں میں نہیں کر سکتا ہے تاہم اس مشکل فن کو اکثر شعرا نے پایہ تکمیل کو پہنچایا ہے اور اردو شاعری میں نعتیہ کلام کے ذریعے ایک وسیع ذخیرہ مرتب کیا اور شہرت کی بلندیوں کو چھوا ہے۔ اپنی نعتیہ شاعری کے ذریعے سیرت کے پیغام کو ہر دور میں آگے بڑھایا ہے۔ نعت گوئی یا نعت نگاری اسی وقت وجود میں آگئی تھی جب رب العالمین نے نور محمدی صل اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تخلیق فرمائی تھی۔ قرآن کریم میں ارشاد ہے(۱):

ورفعنالک ذکرک

ترجمہ:"اور بلند کیا ہم نے آپ صل اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر کو"

عربی ہو کہ فارسی یا پھر اردو زبان و ادب صنف نثر و نظم میں آپ صل اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت و کردار کو بہت ہی محبت و عقیدت سے بیان کیا گیا ہے صنف نعت اردو شاعری میں اپنے تنوع، موضوع اور معیار کے اعتبار سے تمام اصناف شاعری میں نمایاں حیثیت و مقام کی حامل ہے اردو نعتیہ شاعری میں مرد و خواتین دونوں نے عقیدت جذبات، خیالات اور دلی کیفیات کو نہایت وارفتگی و پاکیزگی کے ساتھ نعت کے تمام موضوعات و اسالیب میں حضور اکرم صل اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت طیبہ کے شمائل و فضائل، حلیہ اقدس، معجزات و کمالات کو حضوری کی کیفیات میں نہایت ہی پر سرور و دلگداز انداز میں بیان کیا ہے اردو نعتیہ شاعری میں جذبات کی فراوانی بھی ہے اور سخنوری کی دلنوازی و تاثیر کلام بھی حضور اکرم کی سیرت کی روشنی میں حیات انسانی کے مسائل و مصائب کے حل کی تلاش و کوشش بھی پنہاں ہے اردو نعتیہ شاعری میں پیغام سیرت کو نہایت دلنشیں، پر سوز و پر عقیدت انداز میں شعرا حضرات نے جب سے اردو زبان معرض وجود میں آئی ہے پھیلانے کا بیڑا اٹھایا ہے۔ تاریخی نقطۂ نظر سے اردو میں نعت گوئی کی روایت بہت پرانی ہے نعت گوئی کی تاریخ اردو ادب میں اتنی ہی پرانی ہے جتنی خود اردو شاعری قدیم ہے۔ اگر تحقیقی نقطۂ نظر سے تجزیہ کیا جائے تو یہ بات عیاں ہے کہ دکنی شاعری سے لے کر آج کے جدید دور تک کوئی اردو شاعر ہو اس نے نعتیہ شاعری ضرور کی ہے بعض شعراء نے صرف اردو نعتیہ شاعری ہی میں اپنے فن

کالوہا منوایا توکسی نے جزوی طور پر اس صنف سخن میں طبع آزمائی کی ہے۔یہاں تک کہ اردو شاعری میں طویل قصیدے اور مثنویاں بھی لکھی گئی ہیں کہیں مختصر نعتیں کسی نے لکھیں توکسی نے رباعی کے انداز میں اپنے جذبات کا اظہار کیا ہے۔کسی نے سیرت کے پہلو اجاگر کیئے توکسی نے غزوات و معجزات نبی کریم کو موضوع سخن بنایا ہے۔بعض شعرانے تو مکمل دیوان صرف نعتیہ شاعری کے مرتب کیے ہیں۔بہر حال اردو شاعری میں نعتیہ شاعری کسی نہ کسی صورت ہر دور میں موجود رہی ہے۔اردو شاعری کے چار سو سالہ ذخیرے میں نعتیہ شاعری کا اردو شاعری میں ایک خاص مقام و مرتبہ ہے بعض شعرانے بلند پایہ کی نعتیہ شاعری کی ہے۔نعتیہ شاعری نثر و نظم میں کی گئی ہے اسکی کوئی خاص ہیئت متعین نہیں کی گئی ہے بلکہ مختلف ہئیتوں میں نعتیہ شاعری کے نادر نمونے موجود ہیں۔اردو شاعری میں نعت گوئی سے پہلے عربی و فارسی میں کئی نامور شعرا نبی کریم کی تعریف و ثنا کرتے نظر آتے ہیں جن میں حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سر فہرست ہیں۔زہیر رضی اللہ عنہ، امام بوصیری، فارسی میں حافظ، سعدی، جامی، قدسی یہاں تک کہ علامہ اقبال نے بھی اپنی فارسی شاعری میں نعتیہ اشعار کہے ہیں لہٰذا عربی اور فارسی نعتیہ شاعری کا اردو نعتیہ شاعری پر گہرا اثر ہے۔اردو نعتیہ شاعری میں سودا اور مومن نے بھی سخن آزمائی کی ہے۔اردو میں نعتیہ شاعری کے بارے میں ایک تحقیقی کتاب ڈاکٹر فرمان فتح پوری کی "اردو نعتیہ شاعری" کے عنوان سے ۱۹۷۴ء میں شائع ہوئی تھی اس کتاب میں تحقیقی انداز میں نعت گوئی کے بارے میں بحث کی گئی ہے۔

نعت گوئی بحیثیت صنفِ سخن:

مسلمان جب عرب کی سرزمین سے نکلے تو انھوں نے دوسرے خطوں کو اپنی تہذیب و روایات سے متاثر کیا اور خود بھی دیگر علاقوں کی تہذیب سے متاثر ہوئے عرب جہاں گئے وہاں توحید و رسالت کا پیغام پہنچتا گیا۔رب کی ربوبیت کے ساتھ ساتھ محمد صل اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کی روشنی بھی پھیلتی گئی حضور صل اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بے پایاں محبت نے مسلمانوں کی زندگی و کایا پلٹ دی۔لہٰذا شعر و شاعری پر بھی اس محبت نے اپنا رنگ جمایا اور نعت گوئی کا فن بھی دنیا میں نمودار ہوا۔اس کا اصل مقصد آپ سے اظہار عقیدت و محبت تھا یہی وجہ ہے کہ تقریباً دنیا کی ہر زبان میں نبی کریم کی تعریف سیرت و کردار کے جوہر بیان ہوئے ہیں۔لہٰذا اردو زبان میں نعت کی صورت میں نبی اکرم سے محبت و انس کا اظہار کیا گیا ہے۔نعتیہ کلام کا ذخیرہ عالمی زبانوں میں سے عربی، فارسی اور اردو میں جس قدر موجود ہے شاید ہی دیگر زبانوں میں ہو نعت چونکہ عربی زبان کا لفظ ہے اسکے معنی تعریف، ثنا یا وصف بیان کرنے کے ہیں(۲):

"نعت کا لفظ اپنے لغوی معنی ہی میں استعمال ہوا ہے لیکن ادبیات اور اصطلاحات شاعری میں "نعت "کا لفظ اپنے مخصوص معنی رکھتا ہے یعنی اس سے صرف آنحضرت صل اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سوا کسی دوسرے بزرگ یا صحابی و امام کی تعریف بیان کی جائے تو اسے منقبت کہیں گے۔ آنحضرت صل اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح چونکہ نثر میں بھی ہو سکتی ہے اور نظم میں بھی اس لیے اصولا آنحضرت کی مدح سرائی سے متعلق نثر و نظم کے ہر ٹکڑے کو نعت کہا جائے گا لیکن اردو فارسی میں جب "نعت "کا لفظ استعمال ہوتا ہے تو اس سے عام طور پر آنحضرت صل اللہ علیہ وآلہ وسلم کی منظوم مدح مرادلی جاتی ہے۔"

نعت رسول مقبول کی سیرت وزندگی کو بیان کرتی ہے۔نعت کا موضوع بہت ہی اعلی وارفع موضوع ہے اس میں محبت بھی ہے وسعت بھی ہے۔نعت میں آپ صل اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت واوصاف بیان کیے جاتے ہیں۔اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بھی آپ کے اوصاف وخوبیاں بیان فرمائی ہیں۔کہیں یسین، کہیں طاہر، کہیں طہ، کہیں مزمل، کہیں مدثر، کہیں منیر، کہیں ماح، کہیں احمد، کہیں محمد، کہیں نذیر، کہیں ہادی، کہیں ناصر، کہیں کلیم، کہیں شاہد، کہیں مبشر، کہیں داعی، کہیں خاتم النبین، اور کہیں رحمتہ اللعالمین کہہ کر تعریف سے متصف فرمایا ہے۔(۳):

"جہاں تک موضوع کی وسعت کا تعلق ہے اس میں آنحضرت کی زندگی اور سیرت کے توسط سے انسانی زندگی کے سارے ثقافتی وتہذیبی پہلو اور سماجی وسیاسی مباحث در آتے ہیں یہ الگ بات ہے کہ اردو فارسی کے بیشتر شعراء نے عموما حضور اکرمؐ کے حلیہ اقدس، واقعہ معراج اور معجزات نبی کریمؐ کو اپنی توجہ کا مرکز بنایا ہے لیکن نعت کے موضوع کا دائرہ اس سے زیادہ وسیع ہے اس میں شمائل و خصائل کے ساتھ ساتھ معمولات نبوی، پیغامات نبوی اور اخلاق نبوی کے بے شمار پہلو شامل ہیں۔ حسن عمل، حسن سلوک، حسن خیال، حسن بیان اور حسن معاملہ سے لے کر عدل وانصاف، ایثار واحسان، سادگی وبے تکلفی، شرم وحیا، شجاعت ودیانت، عزم واستقلال، مساوات ورواداری، مہمان نوازی وتواضع، زہد وقناعت، عفو وحلم، رحم ومروت، شفقت ومحبت، عیادت وتعزیت، رفیق القلبی وجاں گدازی، انسانی ہمدردی وغم خواری تک تمدنی زندگی کا کوئی پہلو اور کونسا رخ ہے جس کی ترغیب وترویج، تزین وتطہیر کا سامان نعت کے موضوع کے اندر موجود نہیں حق بات یہ ہے کہ عظمت انسانی کے جتنے گیت آج تک گائے گئے ہیں اور ایک عظیم انسان کے بارے میں جتنے

تصورات آج تک قائم ہیں وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحمتہ اللعالمینی کے ایک ہی جزو کی حیثیت رکھتے ہیں۔"

نعتیہ شاعری میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت و کردار کے مختلف گوشوں کو مختلف شعرا وقتاً فوقتاً اپنے اپنے انداز اور محبت و عقیدت سے بیان کرتے رہے ہیں۔ کئی نامور شعرا نے اس میدان سخن کو اپنی شاعری کا موضوع بنایا ہے ان میں "شاہنامۂ اسلام "حفیظ جالندھری، ماہر القادری کی "ظہور قدسی" حالی کی "مدو جزر اسلام "یہ سب حضور اکرم کی سیرت و مدح بیان کرتی ہوئی نظر آتی ہیں۔ میر تقی میر ہوں یا خواجہ میر درد، سودا ہو کہ مومن، غالب ہو کہ اقبال سب نے کسی نہ کسی صورت نعتیہ شاعری کی ہے۔ امیر مینائی کا نعتیہ کلام لاجواب و بے مثال ہے۔ نعت کے موضوع کو بعض شعرا نے رفعت کی بلندیوں تک پہنچایا ہے۔

بظاہر اردو نعتیہ شاعری کے ماخذ عربی و فارسی نعت گوئی ہیں حقیقت میں قرآن و حدیث نعتیہ شاعری کے اولین ماخذ ہیں۔

نعتیہ شاعری کا ماخذ قرآن مجید:

قرآن کریم میں جابجا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح و ثنا خود رب العالمین نے بیان فرمایا ہے۔ قرآن پاک میں آپ کے کئی خوبصورت نام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح و تعریف کا منہ بولتا ثبوت ہیں ان میں سے دس نام بہت اہم ہیں۔

سورہ محمد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسی ذاتی نام "محمد" سے قرآن پاک میں آپ کی بڑائی کی گواہی ہے۔ "احمد" سب سے زیادہ حمد کرنے والا یہ نام مبارک آپ صلی اللہ کی پیدائش سے قبل رکھا گیا۔ حضرت عیسی علیہ السلام نے فرمایا میں بشارت دیتا ہوں کہ میرے بعد ایک شان والا رسول آئے گا اس کا نام "احمد" ہو گا۔ قرآن مجید میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دس نام یہ ہیں۔ محمد، احمد، حامد، محمود قاسم، فاتح، حاشر، مدثر، قریشی اور صادق۔ سورہ آل عمران میں آپ صلی اللہ کا نام مبارک محمد مذکور ہے (۴):

وما محمد الا رسول"

ایک مقام پر ارشاد ہے

قد جاء کم من اللہ نور و کتب مبین (۵)

اس آیت میں نور سے مراد آپ صل اللہ کی سیرت ہے۔پھر آپ صل اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس صفت سے پکارا(٦):

وماارسلنک الارحمتہ اللعالمین

آپ صل اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام جہانوں کے لیے رحمت قرار دیا گیا ہے۔ایک اور مقام پر آپ صل اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قرآن مجید میں اللہ تعالی ان تعریفوں سے نوازتے ہیں(٧):

اناارسلنک شاہدا ومبشرا ونذیرا

اس کے بعد قرآن مجید آپ صل اللہ علیہ وآلہ وسلم کو طہ کہہ کر پوری سورت آپ کے نام سے منسوب کر رہا ہے۔ایک اور مقام پر ارشاد ہوتا ہے(٨):

وداعیاالی اللہ باذنہ وسراجامنیرا

اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالی نے آپ صل اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح وتعریف چمکانے والا آفتاب بنا کر پیش کی ہے۔پھر فرمایا کہ آپ نبیوں کی نبوت کے خاتم ہیں(٩)۔

وخاتم النبی

پھر یسین کہہ کر ایک اور منفرد مقام ومرتبہ عطافرمایا(١٠):

سورہ مزمل میں محبت وعقیدت سے بھرپور اظہاریوں فرمایا۔ یاایھاالمزمل

ایک اور مقام پر آپ صل اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام کائنات کے انسانوں کے لیے رسول بنا کر بھیجا(١١):

وارسلنک للناس رسول

یعنی عرب ہوں کہ عجم آپ صل اللہ علیہ وآلہ وسلم کل جہاں کے لیے مبعوث کیے گئے ہیں۔کلیم کہہ کر اس انداز میں پکارا کہ اعلی وارفعی قرار دیا گیا ہے(١٢):

منھم من کلم اللہ ورفع بعضھم درجہ

ترجمہ۔"ان میں سے کسی سے اللہ نے کلام فرمایا اور کوئی وہ ہے جسے سب درجوں پر بلند کیا"

یاایھاالمدثر(١٣)

ترجمہ۔"اے چادر اوڑھنے والے"کہہ کر تعریف کی ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کوہ حرا پر جبرائیل علیہ السلام نے ندا کی محمد انک رسول اللہ۔

علامہ عینی نے ابن عربی سے نقل فرمایا کہ۔ حضور صل اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک ہزار اسمائے صفات ہیں ان میں سے دو ذاتی نام ہیں محمد اور احمد باقی سب صفاتی نام ہیں۔یعنی آپ صل اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدح وتعریف ہیں۔ جتنی مدح وتعریف آپ صل اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور نعتیں وسیرت پاک آپ صل اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیان ہوئی ہیں کسی کی نہیں ہو سکی۔ حضور اکرم کی ذات اقدس جامع ہے حامدیت و محمودیت کے مقام پر فائز ہیں۔ آپ مراد حق تعالی ہیں آپ طالب بھی ہیں مطلوب بھی ہیں یونہی آپ احمد بھی ہیں محمود بھی ہیں۔ حبیب بھی ہیں محبوب بھی ہیں قرآن مجید میں آپ صل اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خوبصورت ناموں سے پکار کر آپ صل اللہ کی سیرت وصفات اقدس کی تعریف وتوصیف فرمائی گئی ہے۔

خدائے بزرگ وبرتر نے نہ صرف یہ کہ قرآن کریم میں بذات خود اوصاف وشمائل نبوی بیان فرمائے بلکہ فرضیت کے درجہ میں امت کو بھی اس کا حکم دیا۔

سورہ الاحزاب میں اللہ تعالی فرماتا ہے(۱۴):

ان اللہ وملئکتہ یصلون علی النبی یا ایھا الذین امنوا صلوا علیہ وسلم تسلیما

ترجمہ۔"اللہ اور اس کے فرشتے نبی اکرم پر درود بھیجتے ہیں اے مومنو! تم بھی نبی صل اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوات وسلام بھیجو اور تعریف کرو"

علما کا اتفاق ہے کہ نبی کی نعمت درود کی شکل میں ایک بار فرض ہے اور جس مجلس میں نبی کریم کا تذکرہ ہو،اس مجلس میں ایک بار فریضہ نعمت بشکل درود ادا کرنا واجب ہے اور جب نام نامی آئے تب فریضہ درود کی ادائیگی مستحب ہے۔اسی طرح ہر اس شخص کے لیے جس کو قوت شعری عطا کی گئی ہے کم از کم ایک نعت لکھنا ضروری ہے اسی لیے اردو ادب میں مشکل سے کوئی شاعر ایسا مل سکے گا جس نے نعت نہ کہی ہو۔ سرور عالم کی تعریف ہر زبان میں ہر شاعر نے کسی نہ کسی صورت ضرور کی ہے۔

نعتیہ شاعری کا ماخذ حدیث نبوی:

احادیث مبارکہ بھی نعتیہ شاعری کا ماخذ ہیں حضور اکرم کی احادیث مبارکہ سے نعتیہ شاعری کا اسلوب ملتا ہے حضور کے زمانے میں صحابہ کرام نے آپ کی نعت گوئی فرمایا ہے اور اس فن کو ترویج وترقی دی اس کی مثالیں قصیدہ بانت سعاد اور قصیدہ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ ہیں جن میں آپ صل اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت واوصاف بیان کیے ہیں۔

حضور صل اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا(۱۵):

"قیامت کے دن سب سے زیادہ میرے قریب وہ شخص ہو گا جس نے میری تعریف سب سے زیادہ کی ہو گی اور سب سے زیادہ مجھ پر درود بھیجا ہو گا"

لغات میں صلوات کے معنی تعریف کے ہیں اور اچھی تعریف کرنا ہے۔خود نبی اکرم نے اپنی نعت کہی ہے اکثر مقامات پر آپ صل اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی تعریف خود فرمائی ہے۔محدثین نے احادیث کی شکل میں اس تعریف وثناء کو جمع کیاہے۔شعری وعروضی نعت نبی پاک کی زبان سے ادا ہوئی ہے۔

آپ صل اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا(۱۶):

انا النبی لاکذب انا ابن عبد اللہ

ترجمہ۔"میں نبی ہوں اس میں کوئی دروغ گوئی نہیں ہے میں عبد اللہ بن عبد المطلب کا لڑکا ہوں"

کتب احادیث میں مروی ہے کہ ایک مرتبہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ تشریف فرما تھے انبیائے سابقہ کا تذکرہ کر رہے تھے کوئی کہہ رہا تھا کہ حضرت آدم صفی اللہ ہیں، کوئی کہہ رہا تھا حضرت ابراہیم خلیل اللہ ہیں، کوئی موسی کلیم اللہ،اور کوئی عیسی کلمت اللہ وروح کہہ رہا تھا کہ اتنے میں حضور سرور کائنات جو کہ صحابہ کی تمام گفتگو سماعت فرمارہے تھے، جلوہ افروز ہوئے اور آپ صل اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں نے تم لوگوں کی گفتگو سنی تم اس پر تعجب کر رہے تھے کہ ابراہیم خلیل اللہ ہیں موسی کلیم اللہ اور عیسی روح اللہ و کلمت اللہ ہیں وہ لوگ ایسے ہی ہیں پھر آپ صل اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی نعت بایں الفاظ فرمائی(۱۷):

"بس میں ان سب میں ذات اور خاندان کے اعتبار سے سب سے بہتر ہوں"

ترمذی نے اپنی سند سے عباس بن عبد المطلب سے یہ روایت کی ہے۔

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا۔انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صل اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ(۱۸):

"قیامت کے دن لوگ جب اٹھائے جائیں گے تو میں پہلا شخص ہوں گا جو قبر سے اٹھے گا اور جب وفد بنا کر پیش کریں گے تو میں ان کی ترجمانی کرنے والا ہونگا اور میں ان کو بشارت دوں گا جبکہ ناامید ہوں گے۔اس دن میرے قبضے میں حمد کا جھنڈا ہو گا اور میں اپنے پروردگار سے نزدیک اولاد آدم میں سے زیادہ عزت یافتہ ہوں گا لیکن یہ بطور فخر نہیں ہے"

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا(۱۹):

"سنو میں محبوب خدا ہوں اور مجھے فخر نہیں ہے اور میں قیامت کے دن ایسے علم خداوندی کا حامل ہوں گا جس کے نیچے آدم اور ان کے علاوہ اور اشخاص ہوں گے اور مجھے کوئی فخر نہیں ہے، میں وہ پہلا شخص ہوں گا جو شفاعت کرے گا اور پہلا وہ شخص ہوں گا جس کی شفاعت شرف قبولیت بخشے گی میں پہلا وہ شخص ہوں گا جو جنت کے دروازے کو حرکت دے گا، وہ میرے لیے کھولا جائے گا میں اس میں اپنی امت کے فقیروں کے ساتھ داخل ہوں گا اور مجھے کوئی فخر نہیں میں خدا کے نزدیک اگلوں اور پچھلوں سب سے زیادہ مشرف ہوں اور مجھے فخر نہیں ہے بلکہ یہ تمام باتیں بر بنائے اظہار واقفیت ہیں۔"

حضور اکرم کے کلام میں بھی تاثیر تھی اور الفاظ میں شیرینی تھی آپ اکثر اپنی تعریف صحابہ کرام کی مجلس میں فرماتے تھے اور شاعرانہ انداز کلام ہوتا تھا۔(۲۰)

"حضور اکرم صل اللہ کا شاعرانہ ہونا قطعی ہے لیکن یہ بھی ایک معجزہ ہے کہ حضور کا شاعرانہ ہونا بر بنائے عجز نہیں ہے، اس لیے کہ جس شخص کے کلام میں بلا ارادہ موزونیت آجاتی ہے۔ اگر وہ قصداً موزوں کر کے کلام کہتا تو کس قدر بے تکلف اور موزوں کہتا! لیکن حق تعالیٰ شانہ نے آپکی شان کو شاعر سے کہیں اعلیٰ و ارفع بنایا تھا۔ اس لیے آپ کبھی اس طرف متوجہ نہیں ہوئے ویسے آپ نعتیہ اشعار اور ایسے اشعار کو جن میں حقیقت نظم کی گئی ہو اور نفس الامر والواقع کے مطابق ہوں پسند کرتے انھیں بصد اشتیاق سماعت فرماتے تھے"

علامہ اقبال نے ستارہ صبح مورخہ اگست ۱۹۱۷ء میں اپنے ایک مختصر مضمون میں جس کا عنوان "رسول اللہ فن شعر کے مبصر کی حیثیت میں" لکھا ہے کہ حضور صل اللہ نے وقتاً فوقتاً اپنے عہد کی عربی شاعری کے متعلق جن ناقدانہ خیالات کا اظہار فرمایا ہے۔ وہ مسلمانوں کے لیئے ہمیشہ ادبی نصب العین کے مشعل راہ ہوں گے "(۲۱)

حضور اکرم صل اللہ علیہ وآلہ وسلم اشعار پسند فرماتے تھے حضرت حسان بن ثابت کو نعت گوئی ہی کی وجہ سے انعام و اکراماً مسجد نبوی میں منبر پر بٹھا لیتے تھے۔ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آپ صل اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا بردہ مبارک انعاماً مرحمت فرمایا تھا۔ اور ابو سعید ابن حماد بوصیری کو خواب میں چادر مبارک مرحمت فرمائی تھی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت عبد اللہ بن رواحہ کو روکا کہ اللہ کے حرم میں آنحضرت کے سامنے شعر پڑھتے جارہے

تھے تو آنحضور نے ارشاد فرمایا کہ عمر، ان کو مت روکو پڑھنے دو۔اس طرح آپ صل اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دور میں نعتیہ شاعری دربار مصطفیٰ میں پیش ہوتی تھی۔اس کے بعد نبی صل اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توصیف و تعریف احادیث مبارکہ کی صورت میں محدثین کے ذریعے آگے بڑھتی رہی آپ کی احادیث کو محفوظ رکھنے کے لیے ہر دور میں کاوشیں ہوتی رہی ہیں۔کتب حدیث اس بات کی گواہ وامین ہیں۔

اسلام جب عرب سے عجم میں داخل ہوا تو نعت گوئی کو مزید عروج حاصل ہوا۔عربی و فارسی میں نعت گوئی اپنے فن کمال کو پہنچی ہوئی تھی برصغیر پاک وہند میں اسلام جب ساتویں صدی عیسوی میں داخل ہوا تو یہاں کے شعراء نے اپنی اپنی زبانوں میں نعت گوئی کے فن کو اپنایا اردو زبان وادب نے بھی نعت نبی کو اپنے دامن میں سمویا اور نثر و نظم دونوں میں آپ صل اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کو اجاگر کیا گیا خاص طور پر شاعری میں آپ صل اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شمائل و سیرت کو نہایت دلنشیں اور خوبصورت انداز میں ہر دور کے شعراء نے اپنے لئے باعث فخر سمجھا۔

اردو نعتیہ شاعری پر عربی و فارسی نعتیہ شاعری کے اثرات:

اردو میں نعت گوئی کا فن عربی و فارسی کے زیر اثر پروان چڑھا ہے۔عربی کے مشہور نعت گو شاعر حسان بن ثابت اور کعب بن زبیر دونوں کو آنحضور صل اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور نعتیہ شعراء پیش کرتے اور دادو تحسین وصول کرنے کی سعادت کا شرف حاصل کیا۔معتبر راویوں سے روایت ہے کہ حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ حضور اکرم صل اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات مبارکہ میں مسجد نبوی میں ممبر پر حضور اکرم کی مدح بیان کرتے تھے۔دوسرے بڑے شاعر رسول کعب بن زبیر ہیں پہلے وہ کافر تھے حضور کی ہجو بیان کرتے تھے۔یہاں تک کہ ان کے متعلق حکم تھا کہ وہ قتل کر دیئے جائیں وہ چھپ کر پھرتے تھے۔فتح مکہ کے بعد آپ صل اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عفو درگزر سے متاثر ہو کر آپ کے حضور پہنچ کر ایمان لے آئے اور آپ کے حضور اپنا قصیدہ پیش کیا۔آپ صل اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خوش ہو کر اپنی چادر مبارک کعب کو بطور انعام دی۔ان کا یہ قصیدہ "بانت سعاد" کے نام سے مشہور ہے۔(۲۲)

> "حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ، حضرت کعب بن زبیر۔وہ فقرات جو عربی کے ابتدائی دور کے نعت گو شعراء نے حضور اکرم کی شان میں استعمال کیے نعت اور منقبت میں تعلق بردہ البصیری اور اور اسکے اثرات نعتیہ ادب پر مرتب ہوئے۔"

اسکے علاوہ عربی شعرا میں قصیدہ امام بوصیری کو بہت شہرت حاصل ہے۔ان کا زمانہ آپ صل اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد چھ سات صدی بعد کا ہے۔انھوں نے یہ قصیدہ شدید بیماری کی حالت میں تحریر کیا تھا۔خواب میں یہ قصیدہ آپ

کے حضور پیش کیا۔ آپ صل اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت خوش ہوئے اور اپنی ردا مبارک امام بوصیری جن کا اصل نام ابو عبداللہ محمد بن زید بوصیری ہے کے جسم پر ڈال دی خواب سے آنکھ کھلی تو انھوں نے خود کو تندرست پایا اس قصیدوں کا اردو میں منظوم ترجمہ بھی ہوا ہے۔ اردو نعت گوئی کے ماخذ عربی و فارسی نعتیہ کلام ہیں۔اردو نعت گوئی کے ماخذ عربی سے زیادہ فارسی شاعری سے متاثر ہے۔ شیخ سعدی،،امیر خسرو،مولانا جامی،اور قدسی کی شاعری اردو شاعری پر بہت اثر انداز ہوئی ہے۔اکثر اردو شعرا نے ان شعرا کی طرز کی نعتیہ شاعری کی ہے۔ حضرت امیر خسرو کی شاعری نے بھی اردو شاعری کو متاثر کیا ہے۔ وہ خواجہ نظام الدین اولیاء سے ارادت خاص رکھتے تھے۔ان کی نعتیں بھی عوام وخاص میں بہت مقبول تھیں۔

جامی و قدسی کی شاعری نے بھی اردو نعتیہ شاعری پر ڈیر پا اثرات چھوڑے ہیں بلکہ اردو شعرا نے سب سے زیادہ اثر قدسی و جامی کی نعتیہ شاعری سے قبول کیا ہے۔قدسی کی نعتیہ شاعری کی تضمین مومن و غالب نے کی ہے۔غالب نے فارسی میں جب کہ مومن نے اردو میں کی ہے۔ فارسی نعتیہ شاعری اردو کی نعتیہ شاعری کے لیے مشعل راہ بنی۔

اردو نعت گوئی کا پہلا محرک:

اردو نعت گوئی کا پہلا اور اہم محرک برصغیر پاک و ہند کے مسلمانوں کی آپ صل اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت و عقیدت ہے۔اور آپ صل اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت و کردار سے تمام لوگوں کو روشناس کرانا ہے۔ آپ صل اللہ علیہ وآلہ وسلم درود و سلام بھیجنا ہے اور اس کے علاوہ کار ثواب سمجھا جاتا ہے۔اردو میں نعتیہ شاعری کا ذخیرہ اب عربی و فارسی سے کہیں زیادہ ہے۔

اردو نعتیہ شاعری میں آپ صل اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کو بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

نعت گوئی کا دوسرا محرک۔

نعت گوئی کا ایک محرک علما و صوفیا کی محبت و عقیدت ہے۔ان علماء میں بریلوی مکتبہ فکر کے علما کا خاص کردار ہے جن میں شاہ نیاز بریلوی،بیدم شاہ،وارثی،مولانا احمد رضا خان بریلوی،ان بزرگوں نے اعلی پائے کا نعتیہ کلام پیش کیا ہے۔ان کے شاگردوں اور مریدوں نے اس فن کو اپنا مشغلہ بنالیا۔اور یوں نعت گوئی اور نعت خوانی کا رواج ترقی پا گیا۔نعتیہ مشاعرے ہونے لگے۔اور پھر ان نعتیہ مشاعروں کے گلدستے شائع ہونے لگے۔اور یوں یہ سلسلہ آج بھی جاری ہے۔اخبارات،ریڈیو،ٹیلی ویژن اور اب سوشل میڈیا نے اردو نعتیہ شاعری و نعت گوئی کو فروغ دیا۔

نعت گوئی کا تیسرا محرک۔

نعت گوئی کا تیسرا بڑا محرک میلاد شریف کی محفلوں کے انعقاد کا سلسلہ ہے۔میلاد یا مولود شریف کی محفلیں ماضی میں بکثرت منعقد ہوئی تھیں ان کے ذریعے بھی نعت گوئی کی ترویج ہوئی۔ولی دکن سے لے کر جگر مرادآبادی تک ایسا کوئی شاعر نہیں جس نے عشق رسول میں نہ لکھا ہو۔اردو کے نعت گو شعرا صوفی بھی تھے ان کی شاعری میں تصوف کا رنگ غالب ہے۔ان شعرا کے ہاں مرشد و ساقی اور محبوب و مطلوب سے مراد آنحضرت کی ذات گرامی ہے۔

اردو نعتیہ شاعری کا عمومی جائزہ:

ہر دور میں اچھی اور معیاری نعتیں لکھی گئی ہیں۔دکن، دلی، لکھنؤ، رام پور، بھوپال، حیدرآباد اور لاہور میں اردو شاعری کے مرکز تھے ہر جگہ اردو نعتیہ شاعری کو بھی مقبولیت حاصل ہوئی۔اردو میں نعت گوئی عمومی رسمی طور پر ہوتی ہے۔ہمارے شعراء نے نعت گوئی کی طرف کبھی بھی خصوصی توجہ نہیں دی اپنے دیوان کے آغاز میں ثواب سمجھا کر حمد و نعت کو عموماً جگہ دی۔

اردو میں نعتیہ نظموں کے لیئے عام طور پر غزل کی ہئیت اختیار کی گئی ہے۔مطلع، مقطع، قافیہ اور ردیف کی پابندی کی گئی ہے۔قصیدہ، مثنوی، قطعہ، رباعی اور مخمس و مسدس اور جدید ہئیت نظم میں بھی نعتیہ کلام موجود ہے۔حضور کی عقیدت و محبت نعت گوئی کا اساسی پہلو ہے۔آنحضرت صل اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت و کردار، اخلاقیات و معجزات اور شمائل و سراپا کو نعت میں بیان کیا گیا ہے۔محسن کاکوروی اور امیر مینائی نے اردو نعتیہ شاعری ایک الگ مقام و مرتبہ پایا ہے۔دونوں جب رسول سے سرشار گلہائے عقیدت پیش کر گئے ہیں۔ان دونوں نے نعتیہ شاعری کو ایک بلند پایہ مقام عطا کیا ہے۔(۲۳)

> "اردو نعتیہ شاعری میں شعرا نے نعت میں مزید اضافے کئے اردو شاعری کے ابتدائی دور میں زیادہ تر شعراء رسماً نعت کہتے تھے۔مثنوی میں نعت، حمد کے بعد رسمی طور پر لکھی جاتی تھی۔لیکن ساتھ ہی ساتھ بہت سے شعرا نے فنی جولانیاں بھی دکھلائی ہیں۔ہر صنف سخن کی طرح اس صنف میں بھی دکن کو ہی اولیت ترویج نعت کا فخر حاصل ہے۔مثنوی کی ہئیت میں پہلی نعت شمالی ہند میں ملا داود نے لکھی۔دکن شعرا نے تصوف سے گہری وابستگی کی بنا پر اپنی شاعری کو جگہ دی۔اس طور پر دکنی شاعری میں نعت کے مستقل نمونوں کے علاوہ نعتیہ عناصر بھی کثرت سے ملتے ہیں۔اردو زبان کے قدیم شعرا میں سلطان قلی قطب شاہ اور عبداللہ قطب شاہ دونوں کے کلام میں نعت کا واضح حصہ ہے۔یہاں ہاشمی، بیجاپوری، وجہی، نصرتی اور اعظم دکنی وغیرہ نے معراج نامے لکھے۔فدوی خان

فدوی، میر محمد شریف منتوں، اورنگ آبادی نے غزل اور قصیدہ کی ہئیت میں نعتیں کثرت سے کہی ہیں۔شوق یتھوی نے بڑی فنی چابکدستی ،وفور شوق، محاسن شعری اور صحت و واقعات کے ساتھ حضور کے قد بالا،زلف عمری، روشن خدوخال،لب جاں بخش ، روشن دندان مبارک ،انداز تبسم،خاتم نبوت کی نقدی کشی کر کے سراپانگاری کی عمدہ مثالیں قائم کی ہیں۔"

غالب مومن اور ذوق کے دور میں باقاعدہ مناتے ہونے لگے تھے جن میں شعراے کرام صنف نعتیہ کلام ہی سناتے تھے۔دلمیر کی نعتیہ شاعری بھی ان کی محبت رسول کا ثبوت ہے(۲۴):

نبی محمد رب کے پیارے سکھ پر جا کے راج دلارے

رب کے بھیجے جگ ماں آئے مھاری کھاطر دیوا لائے

ان کے یہ اشعار دیہاتی انداز کے ہیں مگر محبت سے سرشار ہیں۔(۲۵)

"ویسے تو مومن، حالی، سحر لکھنوی، قدر بلگرامی، منیر شکوہ آبادی، عزیز لکھنوی، ماہر القادری، حفیظ جالندھری، سلیم پانی پتی، عبدالحمید، حمید صدیقی نے اچھی نعتیں کہیں ہیں۔لیکن محسن کاکوروی نے حسین تشبیہات و استعارات ،نادر تلمیحات، بدیع اسلوب نگارش اور مقامی و زمانی رنگ کے مقید اضافے کر کے نعت کو اس قابل بنادیا کہ وہ بجا طور پر بہ حیثیت صنف سخن کے بھی دوسری اصناف سخن سے آنکھ ملا کر بات کر سکے انھوں نے اپنے جملہ شعری صلاحیتوں کو نعت کے میدان میں بروئے کار لاکر دکھلایا ہے۔اور اپنے بیشتر کلام کو نعت کے مقدس موضوع میں محصور کر کے غیر معمولی شہرت حاصل کی ہے۔"

ان کا ایک شعر:

ازل میں جب ہوئیں تقسیم نعمتیں محسن کلام نعتیہ رکھا مری زباں کے لیے

ایک اور مقام پر فرماتے ہیں:

سخن کو رتبہ ملا ہے مری زباں کے لیے زباں ملی ہے مجھے نعت کے بیاں کے لیے

عصر حاضر میں اردو شعرا نے نعت گوئی میں کمال بھی پایا ہے اور جمال بھی دکھایا اور سیرت پاک کو شعری انداز میں پیش کر کے داد تحسین وصول کرنے کے ساتھ ساتھ پیغام سیرت کو بھی پھیلایا ہے۔نعت کے موضوع میں بہت

وسعت پیدا ہو گئی ہے اور سیرت پاک کے ہزاروں گوشے اردو شاعری کے ذریعے عام لوگوں تک پہنچے ہیں۔ نعت گوئی کبھی مثنوی میں کہی گئی تو کبھی قصیدے کے روپ میں پیش کی گئی ہے۔(۲۶)

"نعت کی کوئی مستقل ساخت نہیں ہے بلکہ وہ اردو میں مروجہ جملہ اصناف سخن کی ساخت میں کہی جاتی ہے۔ نعت ابتدا میں قصیدہ کی شکل میں کہی جاتی تھی۔ وجہ یہ کہ عرب کی شاعری میں جہاں نعت کی پیدائش ہوئی ہے۔ ماضی الضمیر کے اظہار کے لیئے قصیدہ کی شکل میں مروجہ تھی۔"

نعت گو شعرا کے دل میں خلوص و عشق میں سچائی ہے تو شعر کے روپ میں خون جگر کی آمیزش ہوتی ہے۔ ورنہ شعر روح کے بغیر ہے اور شاعری آپ صل اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر و محبت کے بغیر بے معنی ہے۔ ذات مصطفیٰ سے عشق بغیر عقیدے کی پختگی کے ممکن ہی نہیں۔

اقبال نے کیا خوب کہا ہے(۲۷):

رنگ ہو یا خشت و سنگ، چنگ ہو یا حرف و صورت　　معجزۂ فن کی ہے خونِ جگر سے نمود

نعت گوئی کی قسمیں:

نعت گوئی کو تین اقسام میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

۱۔ پہلی قسم وہ نعت ہے جو عقید تاً، تبرکا اور رسما برائے نام لکھی گئی۔

۲۔ دوسری قسم مقصدی نعت شعرا نے مستقلاً لکھی۔

۳۔ تیسری قسم کو اصلاحی نعت کہا جاتا ہے جو کہ دراصل مقصدی نعت ہی کی قسم ہے۔(۲۸)

"اسلامی ادب میں نظم و نثر کی ہر کاوش نے اپنے تمہیدی حصے میں حمد و نعت کو لازما جگہ دی ہے جس طرح رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر زندگی میں ایک بار درود بھیجنا واجب ہے اسی طرح ہر نثار اور شاعر کے لیے فرض رہا ہے کہ حمد و نعت کو نثر یا نظم کے ساتھ شامل کرے۔ ہر امر مہتم بالشان کو حمد اور نعت کے بعد شروع کرنے کا حکم ہے بصورت دیگر کام کو برکت سے محروم قرار دیا گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ رسمی اور اعتقادی طور پر نعت شعراء کے کلام میں لازما داخل ہو گئی ہے یہاں تک کہ غیر مسلم شعراء نے بھی تقلیدانہ روش اختیار کی ہے۔ جس کی مثالیں ہمیں اردو شاعری میں کثرت سے ملتی ہیں۔"

مقصدی نعت جب کسی کام کا کوئی مقصد قرار پاتا ہے تو ایک نظم، ضبط، ترتیب، ہم آہنگی، خلوص اور اثر پایا جاتا ہے تو نفس مضمون کے اظہار میں جوش و تڑپ ہوتی ہے۔ مقصدی شاعری ہی حقیقت میں زندگی کی آئینہ دار ہوتی ہے۔ دربار رسول کا پہلا نعت گو شاعر جس نے صداقت اور حقیقت شناس بن کر اپنے آقا کی مدح سرائی کی وہ دراصل دشمنوں کا جواب تھا۔ اس کی شاعری سیرت نبوی صل اللہ علیہ وسلم اور اخلاق نبوی کی آئینہ دار اور تعلیمات نبوی کی ترجمان تھی۔ جو بھی تھا خلوص اور محبت تھی۔ حضرت حسان بن ثابت کی زبان نے وہ کام کیا جو خطیبوں کی جادو بیانی سے نہ ہو سکا۔

مقصدی نعت کے ساتھ اصلاحی نعت کی اردو ادب میں کمی نہیں ہے اس کی مثال معراج نامے، صفات نامے، شمائل نبوی، معجزے نامے، اصلاحی روش میں ہیں۔ شعراء نے سیرت کے مختلف پہلوؤں کو لوگوں تک پہنچانے کے لیے اپنی شاعری کا حصہ بنایا ہے۔ مولانا باقر آگاہ نے "ہشت بہشت" لکھ کر سیرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی منظم اور ضخیم کتاب صحت روایات کا خیال کرتے ہوئے لکھی۔ اس منظوم سیرت کی غرض غلط روایات کا سدباب تھا۔ اس کے علاوہ خیر نوازش علی شیدا کی "اعجاز احمدی" بھی سیرت نبوی کی آئینہ دار ہے۔ مولانا حالی و شبلی کا دور اردو شاعری کے لیے اصلاحی دور کہا جاتا ہے انھوں نے بھی نعتیہ شاعری کو مقصدی و اصلاحی طور پر بیان کیا ہے۔ چنانچہ نعتیہ اردو شاعری میں عصر جدید میں ایک نئی طرح ڈالی گئی۔ جس کی تقلید آنے والے نعت گو شعرا نے نہایت خوش اسلوبی سے کی ہے

اب نعتیہ شاعری معراج نامے، وفات نامے، شمائل نبوی، معجزات کو نظم کرنے کے قدیم رجحانات میں زبردست تبدیلی لائی۔ اب شعرا سیرت پاک کے وہ مضامین اپنی شاعری کا موضوع بنانے لگے۔ جس میں زندگی کے موجودہ مسائل سیرت پاک کی روشنی میں حل ہوں۔ مسلمانوں کے زوال کا سبب شعرا نے اشاعت رسول اور سیرت رسول سے دوری اور کوتاہیوں کو بتایا۔ انھوں نے سیرت رسول کو اپنانے کی ترغیب دی۔ اس اصلاحی نعتیہ شاعری کے مشہور نعت گو شعراء میں طباطبائی، ڈاکٹر اقبال، مولانا ظفر علی خان، حفیظ جالندھری ممتاز مقام رکھتے ہیں۔ ان کے علاوہ ماہر القادری کا کلام بھی سیرت پاک کے انھی گوشوں کو اپنی اصلاحی رنگ میں بیان کیا ہے۔ اور سیرت پاک کو رہنمائی و ہدایت کا ذریعہ بنایا ہے۔

عصر حاضر میں نعتیہ شاعری اور پیغام سیرت:

عصر حاضر میں سیرت طیبہ کا فروغ اردو نعت کے ذریعے وقت کی اہم ضرورت ہے تاکہ سیرت طیبہ عصر حاضر کے مسائل کے حل کے لیے مشعل راہ بن سکے۔نئے عنوانات و اسالیب کی اشد ضرورت ہے موجودہ دور میں نعت گوئی کی اہمیت و ضرورت بڑھتی جا رہی ہے شمائل و فضائل کے ساتھ ساتھ سیرت پاک کا نفاذ و انعقاد کیا جا سکے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود رحمت اللعالمینی کی صفت سے متصف ہے۔ آپ صل اللہ علیہ وسلم نے انسانیت کو معراج کی بلندیوں تک پہنچایا۔بنی آدم کو رنگ و نسل سے بالا قرار دیا۔ احترام آدمیت و مساوات کی تعلیم دی ہر قسم کی ذہنی و جسمانی غلامی کی زنجیروں کو توڑ ڈالا۔ آقا و غلام کی تمیز مشکل ہو گی۔ شعور و آگاہی کا درس دیا۔انسان کو عصبیت کے چنگل سے رہائی دلائی۔ تفرقہ اور نسلی افتخار کو کچل دیا۔مگر انسانیت آج بھی انھی امتیازات کے شکنجے میں جکڑ ہوئی ہے۔ادنی و اعلی، جائز و ناجائز، حق و ناحق کی تمیز پس پشت ڈال دی گئی۔

آج بھی نعت رسول اللہ کے ذریعے سیرت مصطفی اور پیغام مصطفی کے پرچار کی ضرورت ہے۔تاکہ معاشرتی اصلاح ہو سکے۔اردو شاعری کے ذریعے سیرت نبوی کے انقلابی پہلو کو عصر حاضر میں پیش کرنے کی ضرورت ہے۔متعدد شعرا اس اسلوب کو پیش کر رہے ہیں۔اور سیرت طیبہ کے ان پہلوؤں کو شاعری کا موضوع سخن بنا رہے ہیں۔نعت کے ذریعے معاشرتی تبدیلی کے موضوع کو فروغ دیا جا سکتا ہے ، یہ اسلوب ہمیں جوش ملیح آبادی ، احمد ندیم قاسمی، نعیم صدیقی، ضمیر جعفری، حفیظ تائب، ماہر القادری، صبا متھراوی، حفیظ الرحمن احسن اور نظر زیدی کی نعتیہ شاعری میں نمایاں نظر آتا ہے۔حفیظ غائب کا اسلوب اس بارے میں یوں ہے:

دے تبسم کی خیرات ماحول کو ہم کو درکار ہے روشنی یا نبی
ایک شیریں جھلک ایک نوریں ڈلک تلخ و تاریک ہے زندگی یا نبی

جوش یوں رقمطراز ہیں:

تیرے کرم نے ڈال دی طرحِ خلوص و بندگی
تیری پیمبری کی یہ سب سے بڑی دلیل ہے

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی نے ذہنی غلامی اور جہل کو دور کر کے نئی زندگی کی نوید عطا کی تھی۔ آج بھی ہر مسلے اور دکھ کا علاج سیرت طیبہ کو اختیار کرنے میں ہے۔ نعتیہ شاعری کے ذریعے عصری مسائل کا حل تلاش و علاج ممکن ہے۔(۲۹)

"حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں جنھوں نے جہل کے مقابلے میں عقل، ذہنی غلامی کے مقابلے میں آگاہی، محکومی کے مقابلے میں خودی اور جاہلی فروری کے مقابلے میں انسانی شعور کو فوقیت دی اور اپنی فکر و عمل سے اس رجحان کو پروان چڑھایا، آج بھی دنیا ادھر ادھر دستک دینے کے بجائے سیدھی درِ رسول کی خیرات مانگے تو سارے فتنے اور جاہلی حربے دم توڑ جائیں گے۔"

اردو نعتیہ شاعری میں دور قدیم میں سراج، سودا، نوازش علی شیدا، باقر آگاہ، نظیر اکبر آبادی قابلِ ذکر ہیں۔ دور متوسطین میں مولوی کرامت علی خان شہیدی، مومن راجہ مکھن لال مکھن، لطف علی خاں لطف، نواب اختر محل اختر، مولوی غلام امام شہید، منشی شنکر لال ساقی۔ دور متاخرین میں امیر مینائی، سید محسن کاکوری، شائق حیدر آبادی دور جدید دور کے شعراء میں حالی، شبلی، مولانا احمد رضا خان بریلوی، نظم طباطبائی، حمزہ قابل ذکر ہیں۔
عصر حاضر میں عزیز لکھنوی، علامہ اقبال، مولانا ظفر علی خان، امجد حیدر آبادی، کشن پرشاد شاد، نواب فصاحت، اکبر میرٹھی، حفیظ جالندھری بہزاد لکھنوی، ماہر القادری، رسول جہاں بیگم بیدل، حفیظ تائب، احمد ندیم قاسمی، جوش ملیح آبادی قابل ذکر ہیں۔ عصر حاضر کی اردو نعتیہ شاعری میں پیغام سیرت کو عصر حاضر کے شعراء نے اپنے اپنے انداز و رنگ میں بیان کیا ہے چنانچہ ان میں سے چند شعراء کا تذکرہ کر کے پیغام سیرت کی ضرورت و اہمیت کو سمجھا جاسکتا ہے۔

علامہ اقبال کی نعتیہ شاعری اور پیغام سیرت:

علامہ اقبال کی شاعری اصلاحی کے ساتھ ساتھ عشق حقیقی اور عشق رسول میں ڈوبی ہوئی ہے(۳۰):

"شاعری بیشتر جذبات کی مرہون منت ہے، معقول حجازی کے لیے شاعر کیا کچھ تعریف نہ کر جاتا ہے۔ اگر محبوب و مطلوب حقیقی کا واسطہ ہو جس پر جاں نثاری ایمان کا معیار ہو۔اسکے عشق کی چنگاری آشیانہ دل کو جانے تو کون سا شعلہ بلند نہ ہو گا۔ احترام و فرمانبرداری و اصول ہی ایمان کا دوسرا نام ہے"۔

رسول اکرم کی محبت و اشاعت جزوایمان ہے اقبال اس محبت میں ہر لمحہ سرشار اور کلام اقبال اس بات کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

ارشاد پاک ہے: یا ایھا الذین امنوا اطیعوا اللہ ورسولہ

من یطع الرسول فقد اطاع اللہ (۳۱)

اسی اطاعت کو اقبال نے اپنی نعتیہ شاعری کا موضوع بنایا ہے:

کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں　　یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

علامہ اقبال نے اردو نعتیہ شاعری میں پیغام سیرت کو ایک نئے آہنگ و رنگ میں پیش کیا ہے۔ ہر جگہ اقبال کی نعتیہ شاعری ایک پیغام کی مظہر ہے۔ بانگ درا، بال جبریل، ضرب کلیم، پیام مشرق، اسرار خودی ہر کتاب میں محبت رسول اور اطاعت رسول کو لازم ملحوظ رکھا اور سیرت کا پیغام عام کیا ہے۔(۳۲)

"ہر جگہ اقبال کی والہانہ شان نمایاں ہے۔ اس وارفتہ عشق رسول کی ادا ہی نرالی ہے۔، رنگ ہی جدا ہے، انداز ہی الگ ہے، کلام اقبال کا بیشتر حصہ عشق رسول کی تجلیوں کا مظہر ہے، اردو کی نعتیہ شاعری کو تکنیکی طور پر جو ندرت بخشی ہے معنوی طور پر جو شوکت و وسعت عطا کی ہے اس کی مثالیں نہیں ملتی ہیں۔ اسلوب داد کا یہ فنی حسن بھی اردو میں نایاب ہے۔ روح نعت دراصل جذبۂ تعظیم و احترام نبوی ہے اور یہ بغیر عشق و محبت کے میسر نہیں، اقبال کو آنحضرت صل اللہ علیہ وسلم سے جو عشق تھا اس کا اندازہ مثنوی اسرار خودی کے اشعار سے ہو سکتا ہے۔ جس میں اقبال نے سرکار دوعالم سے عرض کی ہے۔"

اقبال رقمطراز ہیں:

جسے میں ڈھونڈ تا تھا آسمانوں میں زمینوں میں　　وہ نکلے میرے ظلمت خانۂ دل کے مکینوں میں

سراپا حسن بن جاتا ہے جس کے حسن کا عاشق　　بھلا اے دل حسیں ایسا بھی ہے کوئی حسینوں میں

اقبال کی نعتیہ شاعری خصوصا بال جبریل عشق رسول میں ان کی وارفتگی اور والہانہ پن اظہار عقیدت و محبت کا اندازہ ہوتا ہے۔ اقبال فنافی الرسول کے مقام کو پہچانتے تھے۔ فرماتے ہیں:

بس اتنی سی حقیقت ہے ہمارے دین و ایمان کی　　کہ اس جانِ جہاں کا آدمی دیوانہ بن جائے

ایک اور مقام پر فرماتے ہیں:

وہ دانائے سبل، ختم الرسل، مولائے کل جس نے　　غبارِ راہ کو بخشا، فروغِ وادیِ سینا

اقبال عشق رسول کو یوں بیان کرتے ہیں:

نگاہِ عشق و مستی میں وہی اول، وہی آخر وہی قرآں، وہی فرقاں، وہی یسیں،وہی طٰہٰ

ایک اور مقام پر عشق رسول میں سرشار نظر آتے ہیں:

خیالِ راہ عدم سے اقبال، تیرے در پر ہوا ہے حاضر بغل میں زادِ عمل نہیں ہے، صلہ مری نعت کا عطا کر

اقبال نے اردو نعتیہ شاعری میں ایک نئے باب کا اضافہ کیا اور پیغام سیرت کو ایک نئے آہنگ و انداز میں پیش کیا ہے۔

حفیظ جالندھری اور پیغام سیرت:

حفیظ جالندھری نے اپنی شاعری کے ذریعے سیرت مصطفی کمال کی مثنوی "شاہنامۂ اسلام" لکھ کر دنیائے شاعری میں ایک نئے آہنگ و رنگ کو فروغ دیا ہے۔حفیظ کے نعتیہ اشعار ان کی وارفتگی محبت و خلوص، شوق و لگن، عشق و محبت اور درد و گداز کے غماز ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت کو انسانیت کے لیے نعمت سے تعبیر کیا ہے:

وہ دن آیا کہ پورے ہوگئے تورات کے وعدے خدا نے آج ایفا کردیے ہر بات کے وعدے

ایک مقام پر اسی موضوع کو یوں بیان کیا ہے:

سحابِ نور آکر چھا گیا مکے کی بستی پر ہوئی پھولوں کی بارش ہر بلندی اور پستی پر

پھر رقمطراز ہیں:

مبارک ہو کہ دورِ راحت و آرام آ پہنچا نجاتِ دائمی کی شکل میں اسلام آپہنچا

ایک اور جگہ پر فرماتے ہیں:

مبارک ہو کہ ختم المرسلیں تشریف لے آئے جنابِ رَحْمَةً لِلعٰلَمِیْن تشریف لے آئے

حفیظ اردو نعتیہ شاعری میں پیغام سیرت کو بہت خوب صورت انداز میں پیش کرتے ہوئے نظر آتے ہیں حفیظ شاید اسی کلام کے طفیل ابوالاثر کے لقب سے مشہور ہوئے۔

مولانا ظفر علی خان اور پیغام سیرت۔

مولانا ظفر علی خان نے اپنی نعتیہ شاعری کے نہایت ہی عمدہ فن پارے چھوڑے ہیں اور پیغام سیرت کو اپنے اشعار کی صورت میں پیش کیاہے:

دیکھی نہیں کسی نے اگر شان مصطفی دیکھے کہ جبرئیل ہے دربانِ مصطفی

ایک اور جگہ پر فرماتے ہیں:

سب کچھ تمھارے واسطے پیدا کیا گیا سب غایتوں کی غایتِ اولیٰ تمھی تو ہو

مولانا ظفر علی خان کی نعتیہ شاعری سے پیغام سیرت ایک نئے انداز میں ظاہر ہوا(۳۳):

"مولانا ظفر علی خان کو بانی اسلام سے مخلص عقیدت و محبت تھی جس کا برملا اظہار ان کی نعتیہ شاعری اور کاوشوں میں ملتاہے۔مولانا ظفر علی خان کی نعتیہ شاعری بالخصوص افادتیاہمیت کی حامل ہے انھوں نےپیغبر اسلام کی شان میں بہت سی نعتیں کہی ہیں انھوں نے اپنی بہت سی نعتوں کے عنوانات میں احادیث میں مذکور واقعات کو شعری جامہ پہنایاہے حالی کی طرح ان کی نعتوں میں مقصدیت ⁰ کے عناصر مستولی ہیں مولانا کا نعتیہ سرمایہ ایک طرف ادب میں اپنا مقام رکھتاہے تو دوسری طرف اس کی عملی وعوامی اہمیت بھی ہے"

اب دوا سے کام کچھ چلتا نہیں بیمار کا اب تو ہے تیری دعا ہی تیری امت کا علاج

وہ حالات کے سدھارنے کے لیے سیرت طیبہ ہی کو علاج قرار دیتے ہیں ان کا عقیدہ ہے کہ صرف دو حقائق پر دنیا کا دارومدار ہے۔ایک بقائے محمد اور دوام محمد انھوں نے جو بھی نعت کہی دل کی گہرائیوں سے کہی مولانا ظفر علی خان نے نبی کریم کی نعت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف حسنہ اس طرح شمار و بیان کئے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات وسیرت طیبہ کے مختلف گوشے روشن ومنور ہوتے ہیں:

شرف ہے تجھ سے، عرب ہے تجھ سے فیض یاب دونوں جہاں کی رحمتیں ہوگئیں تیری ہمرکاب

مولانا کا نعتیہ کلام ایک سرمایہ ہے۔محبت اور پیغام سیرت کو بہت خوب صورت انداز میں پیش کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

انھوں نے اپنی ایک بہت ہی زیادہ خوبصورت اور مشہور زمانہ نعت میں مختصر پیرائے میں بیان کیا ہے اور پیغمبر اسلام کے امتیازی اوصاف کو شاعرانہ انداز میں پیش کر کے اپنی شاعری کو دوام بخشا ہے:

وہ شمع اجالا جس نے کیا چالیس برس تک غاروں میں
اک روز چمکنے والی تھی سب دنیا کے درباروں میں

جگر مرادآبادی کی نعتیہ شاعری اور پیغام سیرت:

جگر مرادآبادی نے نعتیہ کلام بھی لکھا ہے محدود و مختصر ہے لیکن جو بھی لکھالاجواب لکھا ہے۔(۳۴)

"ان کو راہ نعت کی دشواری کا پورا پورا احساس تھا ان کو بخوبی معلوم تھا کہ اس راہ میں مودب رہنا ہے اور ہوشیاری کے ساتھ لب کشائی کرنا لازمی ہے ان کا اعتقاد تھا کہ ذات گرامی صبح ازل، آئینہ حسن ازل ہیں جس کو بانیٔ اسلام کی نسبت حاصل ہو جائے اس کو کسی اور کی احتیاج باقی نہیں رہتی جگر نے ایک سچے عاشق کی طرح جو کچھ محسوس کیا اس کو بے تکلفی سے بیان کر دیا غزل کی ساخت میں پیش کی گئی نعتوں میں نغمگی، روانی اور تغزل ہے۔"

جگر لکھتے ہیں:

اک رند ہے اور مدحتِ سلطان مدینہ
ہاں کوئی نظر رحمتِ سلطان مدینہ

پھر فرماتے ہیں:

کچھ ہم کو نہیں کام جگر اور کسی سے
کافی ہے بس اک نسبتِ سلطان مدینہ

عصر حاضر کی اردو نعتیہ شاعری اور پیغام سیرت۔ عصر حاضر جمہوریت کا دور ہے جس میں عوام کو بالا دستی حاصل ہے۔ عصر حاضر رنگ و نسل کے امتیازات کو نہیں مانتا اس دور میں ادب برائے ادب نہیں ہے اب ادب کا بنیادی مقصد انسان کی ذہنی کشمکش، اس کی معاشرتی و معاشی ضروریات اور مشکلات کے گرد وپیش کا حامل ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات و سیرت نے آج دے چودہ سو سال پہلے حریت، اخوت اور مساوات کا درس دیا ایک ہی صف میں کالے اور گورے کو، آقا اور غلام، ادنی واعلی اور امیر و غریب کو کھڑا کر دیا۔

بقول اقبال:

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا اور نہ کوئی بندہ نواز

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صاف صاف فرما دیا تھا کہ(۳۵):

"زمانہ جاہلیت کی ہر نامعقول رسم کو اپنے پاوں کے نیچے کچل کر ختم کرتا ہوں جاہلیت کے تمام متضاد خون آج معاف کرتا ہوں۔کسی عربی کو عجمی پر کوئی فضیلت و برتری نہیں۔خدا کے نزدیک سب برابر ہیں"

خطبہ حجۃ الوداع کے یہ الفاظ عصر حاضر کی اردو نعتیہ شاعری میں پیغام سیرت کو شعری جامہ پہنانے کے لیے روح کی حیثیت رکھتے ہیں(۳۶):

"عصر حاضر کی نعتیں، روائیتی اور رسمی انداز کی نعتوں سے بالکل جدا ہیں مواضیع و مفاہیم کی دنیا میں ایک عظیم انقلاب برپا ہوا اور نعت کو قوم و ملک کی معاشرتی، سیاسی، سماجی، اقتصادی اور تمدنی زندگی سے ہم آہنگ کرکے ایک نئی شکل میں پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔عصر حاضر کی نعت نے مختلف ہئیتوں اور مختلف شکلوں میں اپنے آپ کو جلوہ گر کیا ہے۔مسدس مثنوی، غزل اور قصیدہ کے علاوہ موجودہ دور کی تمام مروجہ اصناف سخن میں نعتیں کہی جانے لگی ہیں۔"

عصر حاضر کی اردو نعتیہ شاعری میں ترانہ،، گیت سلام، نظم معری اور آزاد نظموں میں ہر ایک لہر ایک ہیئت پر ملتی ہے۔عصر حاضر کی نئی نسل اردو نعت کو معنویت کے ساتھ پیش کر رہی ہے معقولیت، معروضیت اور اصلاح معاشرت کو عصر حاضر کی نعتیہ شاعری میں کافی دخل ہے عصر حاضر میں پیغام سیرت کے فروغ کے لیے علامہ اقبال کی نعتیہ شاعری نئے شعراء کے لیئے مشعل راہ کی حیثیت رکھتی ہے اقبال نے اپنی نعتیہ شاعری میں سیرت طیبہ کے اساسی پہلوؤں کی وضاحت کی ہے اور پیغام سیرت کو اپنا مدعا و منشا قرار دیا ہے۔

تجزیہ، تجاویز و آرا:

اردو ادب میں نعتیہ شاعری یعنی نعت میں بے پناہ کام ہوا ہے عصر حاضر میں بھی سیرت طیبہ کو نعت کے پیرہن میں پرویا جارہا ہے یہ ایک ایسی صنف سخن ہے جس کو اختیار کرنے کے لیئے تخلیق نعت کے ساتھ ساتھ باادب ہونے کے تقاضے بھی ملحوظ رکھے جاتے ہیں۔قسمت والوں کو اس صنف ادب میں سرخرو ہونے کا شرف حاصل ہوتا ہے۔

عصر حاضر کے شعرانے اردو نعتیہ شاعری میں ادبی، جمالیاتی اور فکری اقدار کا تعین کیا۔تعلیمات رسالت سے قلبی تعلق و لگاؤ، پیکر رسالت سے دلی وابستگی، مقصد بعثت سے آگاہی، شعور مقام رسالت، دینی امور سے واقفیت، تزکیہ قلب و نظر، روح کی طہارت، عقیدے کی پختگی، محبت و عشق رسول، مقام رسالت کے تقاضے و تعلیمات سے بہرہ

وری نعت گوئی کے لیے لازم ہے۔ نعت ایک فریضہ و آزمائش ہے لہٰذا احترام و احتیاط کی قدغن اور نص قرآن کی پابندی لازم و واجب ہے۔ نعت گوئی میں عقیدے اور جذبے کا اظہار اور صداقت و محبت کا عنصر نمایاں ہے۔ نعت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات وصفات اور تعلیمات کو بیان کر کے شعرا آپ سے محبت و عقیدت کا اظہار کرتے ہوئے اس صنف ادب کو پروان چڑھاتے میں اپنا کردار ادا کرتے ہیں۔

ہر دور میں نعت گوئی اپنے دور کی ضروریات کے مطابق کسی نہ کسی مقصد کے لیے کی گئی ہے۔ ابتداے اسلام میں نعت گوئی دفاع پیغمبر اسلام اور تبلیغ اسلام جیسے اعلی مقاصد کے تحت کی گئی۔ کفار کی اسلام دشمنی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدار کے بارے میں بدگوئی کے خلاف نعت گوئی ہوئی اس کے بعد محسن انسانیت کے آفاقی پیغام سیرت کو عالم موجودات پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت اللعالمینی صفت، فیضان وبرکات اور فروغ امن و آشتی کے لیے فروغ دیا گیا۔ عصر حاضر میں اردو نعتیہ شاعری نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیغمبرانہ شان کے ساتھ ساتھ ایک انسان کامل کے طور پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات و سیرت، اخلاق و کردار، معاشرت و تمدن کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے انقلاب آفرین اقدامات کو قرآن و حدیث کے حوالوں اور صادق روایات کی روشنی میں نعتیہ کلام اردو نعتیہ شاعری میں میں ایک گراں قدر سرمایہ ہے۔ چنانچہ حب رسول کے ساتھ ساتھ رسالت و بشریت اور سیرت و کردار کا گہرا شعور بھی عصر حاضر کیاردو نعتیہ شاعری کے اسلوب میں پنہاں ہے۔ نعتیہ شاعری میں محبت و جذبات کا خوبصورت اظہار ایک مسلمان کی اپنے نبی سے عقیدت کا ثبوت ہے۔ حضرت کعب بن مالک، حضرت حسان بن ثابت اور عبداللہ بن رواحہ جو شعرا نبی کریم تھے انھوں نے عربوں کے خلاف جنگ میں اشعار پڑھے تھے اسلام کے دفاع اور ناموس رسالت کے تحفظ میں ان خطباو شعرا نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح کی تھی۔

عصر حاضر میں بھی عالمی سطح پر مسلمانوں کو نبی کریم اور اسلام کے خلاف پروپیگنڈے کا سامنا ہے اردو نعتیہ شاعری کے ذریعے اس محاذ پر لڑا جا سکتا ہے تاہم احتیاط کی ضرورت ہر دور میں رہی ہے۔ قرآن و حدیث کی تعلیمات کے مطابق سیرت کا پیغام اردو شاعری کے ذریعے آج کے دور کی اہم ضرورت ہے۔ لہٰذا یہ امر لازم ہے کہ اردو نعتیہ شاعری میں پیغام سیرت کے فروغ کے لیے نئے نعت گو شعراء اس مقدس فن کے ذریعے اپنے جذبات و محبت کے اظہار کو بھرپور انداز میں اپنے قلم کو بروئے کار لاتے ہوئے اردو نعتیہ شاعری میں مقام و مرتبہ پانے کے ساتھ ساتھ

عقیدت و محبت کے پھول و موتی حاصل کرنے کی سعادت بھی حاصل کر سکتے ہیں اور پیغام سیرت کو پھیلانے کے سفیر وپیامبر ہونے کا شرف بھی انھیں نصیب ہو سکتا ہے۔

اردو نعتیہ شاعری میں پیغام سیرت کو شعرا نہایت دلنشین، پر سوز و پر عقیدت انداز میں جب سے اردو زبان وجود میں آئی ہے بیان کرتے رہے ہیں عصرِ حاضر میں بھی اردو نعتیہ شاعری پیغام سیرت کو عالمی سطح پر پھیلانے کا ذریعہ ہے۔ پیغام سیرت کو عصر حاضر میں پہلے سے کہیں زیادہ پھیلانے اور فروغ دینے کی ضرورت ہے تا کہ سیرتِ طیبہ عصر حاضر کے مسائل اور زندگی کے ہر گوشے میں راہنمائی کا ذریعہ بن سکے لہذا اردو زبان وادب کو بھی نعتیہ شاعری کے ذریعے سیرت پاک کے مزید گوشے عیاں کرنے کی سعادت نصیب ہو سکے۔

پیغام سیرت کو نئے زاویے سے بیان کرنے کے لیے اردو نعتیہ شاعری کا دامن وسعت بے بہا لیے ہوئے ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ پیغام سیرت کو کو اردو نعتیہ شاعری مطمع سمجھا جائے جس قدر سیرت پاک کا دامن وسیع ہے اسی قدر اردو شاعری وسیع دامن ہے لہٰذا سیرت طیبہ کا دامن تھامنے کے لیے ہر لحہ شعرا حضرات بے تاب و بے قرار رہتے ہیں۔ امید ہے پیغام سیرت اردو نعتیہ شاعری کے ذریعے دنیا کے گوشے گوشے کو منور کر دے۔ امید ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات و سیرت تا قیامت اردو نعتیہ شاعری کا موضوع سخن بنی رہے گی اور شعرا حضرات اردو نعتیہ شاعری میں اپنے گلہائے عقیدت و محبت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیے حضور پیش کرتے رہیں گے۔

حوالہ جات وحواشی

۱۔القرآن،۹۵:۴،(۱۹۸۹ء)مفتی محمد شفیع، معارف القرآن،کراچی،ادارہ المعارف

۲۔فتح پوری، فرمان،(۱۹۷۴ء)" اردو کی نعتیہ شاعری"،کراچی،ناشر حلقہ نازو نگار، ص۲۱

۳۔ ایضاً، ص۲۳،۲۲

۴۔القرآن،۳:۱۴۴،(۱۹۸۹ء)مفتی محمد شفیع، معارف القرآن،کراچی،ادارہ المعارف

۵۔القرآن،۵:۱۵،ایضاً

۶۔القرآن،۲۱:۱۰۷،ایضاً

۷۔القرآن،۴۸:۸،ایضاً

۸۔القرآن،۳۳:۴۶،ایضاً

۹۔القرآن،۳۳:۴۰،ایضاً

۱۰۔القرآن،۱:۷۳،ایضاً

۱۱۔القرآن،۴:۷۹،ایضاً

۱۲۔القرآن،۲:۲۵۳،ایضاً

۱۳۔القرآن،۷۴:۱،ایضاً

۱۴۔القرآن،۵۶:۳۳،ایضاً

۱۵۔محمد ترمذی،ابوعیسی،(۱۳۱۶ج۲)"الترمذی"،مطبوعہ المطابع،لکھنو،ص۵۱۸

۱۶۔ایضا،الترمذی،خصائل النبویہ،ص۱۴۴

۱۷۔ایضا،" الترمذی ۲،ص۵۱۹

۱۸۔ایضا،ص۵۱۹

۱۹۔ایضا،ص۵۱۹،۵۱۸

۲۰۔ فتح پوری، محمد اسماعیل آزاد،(۱۹۸۸ء) " نعتیہ شاعری کا ارتقا" آلہ آباد، فائن آفسٹ ورک، ص۴۰

۲۱۔اقبال،علامہ محمد،(اکتوبر۱۹۷۶ء)اقبال نمبر ،اردوڈائجسٹ، ص۱۱۴، جلد۲، شمارہ۱۲۳

۲۲۔رفیع الدین،سید،(۱۹۷۶ء)"اردو میں نعتیہ شاعری"کراچی،اردو اکیڈمی باب الاسلام،ص۱۶

۲۳۔محولہ بالا،فتح پوری،محمد اسماعیل آزاد،"نعتیہ شاعری کا ارتقا"ص۴۶،۴۵

۲۴۔برق،طلحہ رضوی،" اردو کی نعتیہ شاعری "پٹنہ،لیبل پریس رمنہ روڑ،ص۴۲

۲۵۔محولہ بالا،فتح پوری،محمد اسماعیل آزاد،"نعتیہ شاعری کا ارتقا"،ص۴۷

۲۶۔ابوسحر،ڈاکٹر،(۱۹۷۲ء)" اردو میں قصیدہ نگاری"لکھنو،نسیم بک ڈپو،ص۱۳۰

۲۷۔اقبال،علامہ محمد،(۱۹۷۴ء)کلیات اقبال،"بال جبریل"ص۹۵،صدی ایڈیشن،مطبوعات شیروانی،دہلی

۲۸۔محولہ بالا،رفیع الدین،سید،"اردو نعتیہ شاعری "ص۱۸

۲۹۔روزنامہ نوائے وقت،اکتوبر ۲۰۲۰ء

۳۰۔محولہ بالا،برق،طلحہ رضوی،"اردو کی نعتیہ شاعری "ص۱۳

۳۲۔القرآن،۸:۲۰(۱۹۸۹ء)مفتی محمد شفیع، معارف القرآن،کراچی،ادارہ المعارف

۳۲۔محولہ بالا،برق،طلحہ رضوی،"اردو کی نعتیہ شاعری "ص۵۹

۳۳۔ فتح پوری،اسماعیل آزاد، (۱۹۹۲ء)"اردو شاعری میں نعت ابتدا سے محسن تک"لکھنو
،نسیم بک ڈپو،ص۸۰

۳۴۔ایضاً،ص۸۷

۳۵۔اسماعیل پانی پتی، شیخ محمد،(۱۳۸۴ھ)" حجہ الوداع"رسول نمبر،خاتون پاکستان،ص۱۵۱

۳۶۔ایضا،ص۱۵۶،۱۵۵

❖ **References**:

1. Al Quran, 4:95, (1989) Mufti Muhammad Shafi, *Maarf-ul-Quran*, Karachi, Idarah al Maarf.
2. Fatah Poori, Farman,(1974), *Urdu ki Natiya Shairi,* Karachi, Halka Naz o Nigar, P 21
3. Ibid, P 22, 23
4. Al Quran, 3: 144, (1989) Mufti Muhammad Shafi, *Maarf-ul-Quran*, Karachi, Idarah al Maarf.
5. Ibid, 5: 15
6. Ibid, 21: 107

7. Ibid, 8: 48

8. Ibid, 33: 46

9. Ibid, 33: 40

10. Ibid, 1:73

11. Ibid, 4: 79

12. Ibid, 2:353

13. Ibid, 74: 1

14. Ibid, 33: 56

15. Muhammad Tirmzi,Abu Essah, Al Trimzi, Al Matbah, Lakhnoh, P 518

16. Muhammad Tirmzi,Abu Essah, Al Trimzi, Khsail Al Nbvia, Al Matbah, Lkhnoh, P144

17. Ibid, P 519

18. Ibid, P 519

19. Ibid, P 518, 519

20. Fatah Poori, Muhammad Ismael Azad, (1988), *Natiya Shari ka Irtka*, Ilah Abad, Fine Artist work, P40

21. Iqbal, Alama Muhammad,(October 1976), *Iqbal Number,* Urdu Digest, Vol:2, Issue:123, P114

22. Rafi ul Din, Syed, (1976), *Urdu Main Natiya Shari*, Karachi, Urdu Academy Bab ul Islam, P 16

23. Fatah Poori, Muhammad Ismael Azad, (1988), *Natiya Shari ka Irtka*, Ilah Abad, Fine Artist work, P 45,46

24. Barq, Talha Rezvi, *Urdu ki Natiya Shari,* Patna, Labile Press, P 42

25. Fatah Poori, Muhammad Ismael Azad, (1988), *Natiya Shari ka Irtka*, Ilah Abad, Fine Artist work, P 47

26. Abu Sahar, Dr, (1972), *Urdu Main Qseeda Nigari*, Lakhnoh, Nseem Book Depot,
P 130

27. Iqbal,Ilama Muhammad, (1974), *Kuliyat e Iqbal, Bal-e-Jibreel*, Sadi Addition, Delhi, Mutbuat Sherani, P 95

28. Rafi-u-Din, *Urdu ki Natiya Shari,* Patna, Labile Press, P 18

29. Roznamah *Nawaiwaqt,* October, 2020

30. Barq, Talha Rezvi, *Urdu ki Natiya Shari,* Patna, Labile Press, P 13

31. Al Quran, 8:20

32. Barq, Talha Rezvi, *Urdu ki Natiya Shari,* Patna, Labile Press, P 59

33. Fatah Poori, Muhammad Ismael Azad, (1992), *Urdu Shari Main Naat:Abtda se Mohsin tak*, Lakhnoh, Nseem Book Depot, P80
34. Ibid, P 87
35. Pani Patti, Shakh Muhammad Ismael, (ھ1384), *Hijjah tul Widah, Rasool Number*, Khatoon Pakistan, P 151
36. Ismael Pani Patti, Shakh Muhammad, (ھ1384), *Hijjah tul Widah, Rasool Number*, Khatoon Pakistan, P 155, 156